## سوال

میرے والد صاحب فراش ہیں، اور انہیں کئی ایک بیماریاں لاحق ہیں بعض اوقات اپنی عقل بھی کھو بیٹھتے ہیں اور بعض اوقات وہ اپنا مال اور روپے گننا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح وہ دین کو بہت زیادہ برا کہتے ہیں، ان کی نظر بھی کمزور ہو چکی ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ بالکل نہیں سن سکتے اور بستر پر ہی اکثر پیشاب کر کے زمین پر پھینک دیتے ہیں اور جب ہم ان کے پاس جا کر دریافت کریں تو کبھی انکار کر دیتے ہیں اور کبھی کچھ  ایک بار میری والدہ نے وضو کیا تو والد صاحب نے انہیں آواز دی جب وہ گئی تو والد نے ان پر پیشاب چھڑک دیا والدہ نے انہیں ڈانٹا اور منع کیا تو والد صاحب کہنے لگے میں تجھے طلاق دے دونگا، اور کچھ دیر کے بعد کہنے لگے: تجھے طلاق  برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ کیا یہ طلاق ہو گئی ہے یا نہیں؟ اور ہم والد صاحب کے ساتھ کیا سلوک کریں کیونکہ وہ بہت ہی بری حالت کو پہنچ چکے ہیں جو ناقابل برداشت ہے کیا ہم انہیں اولڈ ہاؤس میں جمع کرا دیں؟

## جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

آپ کے والد کے تصرفات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑھاپے کی بنا پر اس مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں جس میں آ کر شرعی تکلیفات ساقط ہو جاتی ہیں، اس لیے انہیں نہ تو نماز کی ادائیگی کا حکم دیا جائیگا، اور نہ ہی روزہ رکھنے کا، اور نہ ہی ان کی قسم واقع ہوگی اور نہ ہی نذر اور طلاق

اور اگر آپ لوگ ان کے تصرفات اور معاملات پر صبر و تحمل کر سکتے ہیں تو اس میں بہت اجر و ثواب ہے آپ ضرور صبر سے کام لیں، اور اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر آپ کے لیے انہیں اولڈ ہاؤس جہاں بوڑھے اشخاص کی دیکھ بھال کی جاتی ہے لے جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن وہاں داخل کرانے کے بعد آپ مستقل طور پر انہیں دیکھنے ضرور جایا کریں، اور ان کی مالی و معنوی اور باقی ضروریات بھی حسب استطاعت پوری کریں

اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو وصیت کی ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں، اور خاص کر جب وہ بوڑھے ہو جائیں کیونکہ انہیں اس وقت دیکھ بھال کی شدید ضرورت ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے والدین کو ڈانٹنے اور ان کے ساتھ برا فعل اور قول کے ساتھ برا سلوک کرنے سے منع فرمایا ہے حتی کہ اف کا لفظ بھی کہنے سے منع کیا

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے کوئی ایک یا دونو بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا

اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا، اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے الاسراء (23-24).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی نے حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد والدین کے حقوق ادا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ.

یعنی والدین کے ساتھ ہر معاملہ میں احسان کرو اور حسن سلوک سے پیش آو چاہے وہ قول ہو یا فعل کیونکہ والدین ہی بندے کے وجود کا سبب ہیں، اور والدین کو اپنے بیٹے کی محبت اور حسن سلوک کا حق ہے کہ بیٹا اپنے والدین کے ساتھ محبت کرے اور ان سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے، اور یہ قرب حق کی تاکید اور نیکی واحسان کے وجوب کا متقاضی ہے

پھر فرمایا:

اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں.

یعنی: جب وہ بڑھاپے کی اس عمر کو پہنچ جائیں جس میں اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ دونوں نرمی و حسن سلوک کے محتاج ہوتے ہیں جو کہ معروف ہے تو

انہیں اف کے الفاظ تک بھی نہ کہو.

کیونکہ یہ بھی تکلیف دہ ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس چھوٹی سی اذیت والی چیز کو ذکر کرکے یہ بتایا ہے کہ والدین کو ادنی سی بھی تکلیف نہیں دینی چاہیے

اور نہ ہی ان کی ڈانٹ ڈپٹ کرو.

یعنی: انہیں مت ڈانٹ پلاؤ اور ان کے ساتھ سخت کلامی سے مت پیش آؤ

اور انہیں اچھی اور نرم بات کہو.

یعنی والدین کے ساتھ ایسے لہجہ اور الفاظ میں بات کرو جسے وہ پسند کریں، اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے میں ادب واحترام کو ملحوظ رکھو، اور والدین کے ساتھ بات کرتے ہوئے نرم لہجہ رکھ کر اچھی بات کرو جو ان کے دلوں کو لذت دے اور ان کے دل مطمئن ہو جائیں، اور یہ چیز اوقات اور حالات مختلف ہونے سے مختلف ہوگی

اور ان کے لیے عاجزی وانکساری کے بازو پست کیے رکھو.

یعنی: ان کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے تواضع اور نرمی اختیار کرو تاکہ تمہیں اجروثواب حاصل ہو، اس لیے نہیں کہ تم ان دونوں سے خوفزدہ ہو یا پھر ان سے امید رکھتے ہو اس طرح کے دوسرے مقاصد جن کی بنا پر بندے کو اجروثواب حاصل نہیں ہوتا

اور ان کے لیے یہ دعا کرتے رہا کرو اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم فرما.

یعنی: ان کے لیے ان کی زندگی میں بھی اور فوت ہونے کے بعد بھی رحمت کی دعا کرتے رہا کرو، تاکہ بچپن میں انہوں نے جو آپ کی تربیت کی تھی اس کی جزاء دے سکو

اس سے یہ سمجھ آتی ہے کہ جتنی تربیت زیادہ ہوگی والدین کا حق بھی اتنا ہی زیادہ ہو جائیگا، اور اسی طرح اگر والدین کی بجائے کوئی اور شخص کسی کی تربیت وپرورش کا ذمہ دار بنتا ہے تو اسے تربیت کا حق ادا کرنا چاہیے "

دیکھیں: تفسیر السعدی (407-408).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب